# مدینہ منورہ کے فضائل

## اور وہاں رہنے سہنے کے آداب

تالیف

فضیلۃ الشیخ عرفات سلیمان عابد الندوی

ترجمہ

حضرت اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب شامزی مدظلہ

استاذ حدیث و نگران شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

ناشر:

ادارہ دعوتِ اسلام

جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی کراچی

# مدینہ منورہ کے فضائل

## اور اس میں رہنے سہنے کے آداب

تالیف

فضیلۃ الشیخ عرفات سلیمان عابد الندوی

ترجمہ

حضرت اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب شامزی مدظلہ

استاذ حدیث ونگران شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی علامہ بنوری ٹاؤن ، کراچی ۵

ناشر:

ادارہ دعوتِ اسلام

جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی کراچی

# فہرست

# عرض مترجم

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب فضل المدینہ المنورہ و آداب الاقامتہ بہا کے نام سے مکتبہ الایمان شارع الستین مدینہ منورہ سے چھپی تھی اس کتاب کے مرتب حضرت مولانا عرفات سلیمان عابد الندوی دام ظلہ ہیں کتاب مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے ۔ حضرت مولانا حسن الرحمن صاحب دامت برکاتھم کی خواہش پر بندہ نے اس کا ترجمہ کیا اللہ تعالی اس کتاب کو حضرت مولانا موصوف اور بندہ کے لئے دنیا و آخرت کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔( آمین)

اس کتاب کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ ترجمہ کے بجائے ترجمانی ہے آیات کا ترجمہ حضرت شیخ الھند نور اللہ مرقدہ کا ہے جو تفسیر عثمانی سے لیا گیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو نافع بنائے اور سب مسلمانوں کو اور حضرت مولانا موصوف و بندہ کو مدینہ المنورہ کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطاء فرمائے اور بار بار وہاں کی زیارت نصیب فرمائے ( آمین )

نظام الدین شامزی
دارالافتاء جامعتہ العلوم الاسلامیتہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ مصنف

**الحمد لِلّہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین**

یہ مختصر رسالہ جس کا موضوع مدینہ منورہ کے فضائل اور وہاں کے اقامت کے اداب کے بارے میں ہے یہ اس موضوع پر کوئی جدید علمی اضافہ بھی نہیں اور نہ کوئی تحقیقی کتاب ہے بلکہ اس موضوع پر جو صحیح احادیث و آثار منقول ہیں اس کا خلاصہ ہے جس کو میں نے معروف و مشہور کتابوں سے جمع کیا ہے جس کا مقصد صرف اس موضوع (یعنی فضائل مدینہ اور وہاں کے اقامت کے آداب) کی یاد دہانی ہے کیونکہ زمین کا وہ مبارک ٹکڑا جس کو ہم مدینہ منورہ (علی ساکنھا الف الف صلوٰۃ و تحیہ) کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کے بہت سے حقوق و آداب ہیں جن کی رعایت وہاں پر سکونت اختیار کرنے والوں اور واردین وصادرین کے لئے ضروری ہے اور عام طور پر لوگ ان حقوق و آداب سے غافل ہیں کیونکہ موجودہ دور میں زندگی یعنی حیات انسانی کی رنگا رنگی اور مشغولیتوں نے انسان کو ایسے امور واحوال میں مشغول کر رکھا ہے کہ جن کی بناء پر انسان کی زندگی لہو ولعب اور ایسے امور میں صرف ہوتی ہے کہ شریعت کی نظر میں وہ منکرات ہیں چاہے اخلاق و اعمال ہو یا زندگی کے دوسرے طور طریقے۔ اس لئے عام لوگ اس مبارک مقام کے علو قدر سے ناواقف ہیں اور وہاں کے رہنے کے آداب سے غافل ہیں اگر کوئی واقف بھی ہے تو حالات زمانہ سے متاثر ہو کر اس کا اہتمام نہیں کرتا۔

اس لئے ضروری ہے کہ وہاں کے آداب کی یاددہانی اور تذکرہ گھر مسجد اسکول اور کالج اور عام مجالس میں بار بار کیا جائے باپ اپنی اولاد سے اس کا تذکرہ کرے استاد اپنے شاگردوں سے اور خطیب و امام اپنے مقتدیوں سے تاکہ ان آداب کا احساس زندہ اور بیدار ہو جائے اور جن لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ وہاں کی حاضری کی توفیق عطا فرمائے وہ ان آداب کی رعایت کر کے وہاں کی برکات کو حاصل کر سکیں اور وہاں کی حاضری ان کے لئے باعث برکت و ثواب بن جائے اس طرح ان آداب کی رعایت کرتے ہوئے وہ وہاں گناہوں سے محفوظ ہو سکیں اس لئے میں نے اختصار کے ساتھ یہ رسالہ مرتب کیا میں نے اس کی ترتیب میں کافی کتابوں سے ( مثلاً وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ للسمهودی اعلام الساجد للزرکشی، محمد رسول اللہ للشیخ عبداللہ سراج الدین، جمع الفوائد لمحمد بن سلیمان المغربی) استفادہ کیا ہے اور صرف ان احادیث و آثار اور اقوال کو لیا جو صحیح تر تھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے استدعا ہے کہ ہمیں احترام اور آداب کا اہتمام کے ساتھ مزید کارہائے ثواب اور اتباع سنت کے لئے یہاں کے قیام کی مزید توفیق اور طویل موقعہ عنایت فرمائے۔

اللهم تقبل منا انک انت السمیع العلیم

## مدینہ منورہ کے ساتھ

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے کہ ہم بھی ان چیزوں سے محبت کریں جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محبت کیا کرتے تھے اور یہ کہ ہم بھی ان چیزوں کی تعظیم کریں جن کی تعظیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

مدینہ منورہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے اقوال واحادیث سے ثابت ہے اس لئے یہ مبارک شہر تمام اہل ایمان کا بھی محبوب ہے اسی لئے قافلہائے شوق ہمیشہ سے اس مبارک و محبوب شہر کی زیارت کے لئے رواں دواں رہتے ہیں کیونکہ یہی وہ شہر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ رہی اور یہیں سے آپ کی دعوت عام ہوئی اور نور ہدایت کی ضیاء پاشی سے عالم منور ہوا۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ آپ کی زیارت اور آپ کے دست مبارک پر بیعت اسلام کرنے اور آپ سے دین کے احکام سیکھنے کے لئے جوق درجوق آتے تھے اور پھر آپ کے ارتحال و انتقال کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اقتداء کرنے اور ان سے دین سیکھنے کے لئے آتے تھے اور بعد میں آپ کی مسجد اور قبر مبارک کی زیارت اور مدینہ منورہ کے آثار کی زیارت اور مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت کے حصول کے لئے آتے تھے۔

مدینہ منورہ کی فضیلت میں آپؐ سے اتنی احادیث و آثار مروی ہیں جو مکہ مکرمہ سے بھی زیادہ ہیں یہاں کی اقامت میں اگر تکالیف وشدائد پیش آئے تو اس پر صبر کرنے اور یہاں پر موت آنے کے فضائل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر تعداد میں احادیث مروی ہیں اسی طرح آپ سے مدینہ منورہ کی برکت و محبت کے لئے دعائیں بھی منقول ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ مدینہ ہمیں اتنا محبوب کر جتنا ہجرت سے پہلے ہمیں مکہ مکرمہ محبوب تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صحیح بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

اے اللہ مکہ مکرمہ میں آپ نے جتنی برکتیں رکھی ہیں اس سے دوگنی مدینہ منورہ میں رکھ دے۔

اس طرح صحیح مسلم میں روایت ہے کہ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ میں برکت ڈال دے اس کے پھلوں میں اور پیمانوں میں برکت پر برکت رکھ دے یہ دعا احادیث کی مختلف کتابوں میں متعدد الفاظ کے ساتھ آپ سے منقول ہے۔

اس طرح آپؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں ہجرت سے پہلے جو وبائی امراض (خصوصا بخار) آیا کرتے تھے اس کو یہاں سے ہٹادے صحیح مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ مدینہ کے ساتھ ہمیں ایسی محبت عطاء فرما جیسے کے مکہ مکرمہ کے ساتھ تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت افزا بنادے اور اس کے پیانوں میں برکت ڈال دے یعنی غلے کی فراوانی کردے اور قحط سالی سے محفوظ رکھ اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرمادے۔

صحیح مسلم ہی میں ایک اور روایت ہے کہ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ "اے اللہ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم مکہ مکرمہ اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے دعا کی میں بھی مدینہ منورہ کو حرم مقرر کرتا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں اس کے پیمانوں میں برکت کے لئے اس سے دوگنی دعا کرتا ہوں جتنی حضرت ابراہیم نے اہل مکہ کے لئے کی تھی ایک روایت میں آپؐ سے منقول ہے کہ میں مدینہ منورہ کے حروں (یعنی پتھریلی زمینوں) کے درمیان کو حرم مقرر کرتا ہوں اس کے کانٹے دار درختوں کو نہ کاٹا جائے اور یہاں کے شکار کو قتل نہ کیا جائے۔

# فضائل مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے فضائل احادیث مبارکہ میں بہت کثرت سے ہیں البتہ یہاں ہم اس کی فضیلت کے متعلق بعض صحیح احادیث نقل کریں گے امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی

روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ اسلام کا قبلہ اور ایمان کا گھر اور ہجر کی زمین ہے اور حلال و حرام کے علم حاصل کرنے کا ٹھکانہ ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان سمٹ کر اخیر زمانے میں مدینہ منورہ میں اس طرح جمع ہو جائے گا جیسے کہ سانپ اپنے بل میں گھس کر اور سمٹ کر بیٹھ جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں .سند حضرت ابو ہریرہؓ آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ مجھے ایسے قصبے کی طرف ہجرت کا حکم ملا کہ جو سب شہروں کو کھا جائے گا جس کو یثرب (مدینہ منورہ کا پرانا نام) کہتے ہیں یہ قصبہ کفار کو اس طرح اپنے آپ سے دور کرتا ہے جیسے کہ آگ لوہے کے زنگ اور میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

صحیح بخاری ہی کی ایک اور طویل روایت میں یہ ٹکڑا منقول ہے کہ لوگ فقر و فاقے اور شدائد و تکالیف سے گھبرا کر مدینہ منورہ سے نکل کر جائیں گے حالانکہ اگر وہ جانتے تو مدینہ منورہ ان کے لئے دوسرے شہروں سے بہتر ہے۔

صحیحین کی ایک روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ کا قول منقول ہے کہ مدینہ منورہ کے راستوں میں حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں جس کی وجہ سے مرض طاعون اور دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکتے ایک روایت میں ہے کہ ہر شہر کو دجال پامال کرے گا یعنی ہر جگہ اس کے قدم پہنچیں گے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کیونکہ اس کے تمام راستوں پر فرشتے صف بستہ حفاظت کرنے کے لئے کھڑے ہیں دجال جب ظاہر ہو گا تو مدینہ منورہ کے باہر آ کر اترے گا مدینہ منورہ میں زلزلے کے تین جھٹکے ہوں گے اور سب کافر و منافق خود مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے پاس جائیں گے ایک روایت میں حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم صلی علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے

سب شہروں کو تلوار سے فتح کیا اور مدینہ منورہ کو قرآن سے فتح کیا۔

سنن ترمذی میں ایک اور روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں مدینہ منورہ ویران ہوگا یعنی باقی شہر اس سے پہلے قرب قیامت میں ویران ہوں گے

## مدینہ منورہ کے نام

زمانہ اسلام سے پہلے بھی مدینہ منورہ کے مختلف نام تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شہر سے جو محبت تھی اس نے گوارہ نہ کیا کہ اس شہر کا کوئی ایسا نام باقی رہے جو اس کے مقام و مرتبہ سے بالاتر ہو اس لئے اس کے بہت سارے ایسے ناموں کو جن میں اس کے مقام و مرتبہ اور عزت و کرامت کا لحاظ نہیں تھا آپؐ نے تبدیل کیا حالانکہ وہ نام زمانہ جاہلیت میں کافی معروف و مشہور تھے۔

عقل و شعور کا تقاضہ بھی یہی تھا کہ آپؐ ایسا کرتے کیونکہ اس مبارک سرزمین کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تشہیر اور نور ہدایت و ایمان کا گھر اور ٹھکانہ بنایا تھا اور دین اسلام کی نصرت و اعزاز کی ابتدا یہیں سے ہوئی۔

مدینہ منورہ کے نوے سے زیادہ نام احادیث و اثار اور تاریخ کی کتابوں میں منقول ہیں ناموں کی کثرت اس کے شرف و عزت پر دلالت کرتا ہے ان ناموں میں سے ہر نام اس شہر کی صفت ایمانی کا حامل ہے احادیث و آثار کی کتابوں میں منقول ہے کہ اس کا ایک قدیم نام یثرب تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا اور اس نام کو بدل کر اس کا نام طابہ رکھا چنانچہ امام بخاری نے تاریخ میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دفعہ بھی مدینہ منورہ کو یثرب کے نام سے پکارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس دفعہ مدینہ منورہ کے نام سے اس کو پکارے۔

مسند احمد اور مسند ابو یعلیٰ الموصلی میں آپؐ کا یہ قول منقول ہے کہ جس نے مدینہ منورہ کو یثرب کے نام سے پکارا تو وہ استغفار پڑھ لے اس کا نام طابہ ہے اسی بناء پر اس نام یثرب کو علماء نے ناپسند کیا ہے۔

قرآن کریم میں مدینہ منورہ کو اس نام سے جو یاد کیا گیا ہے تو وہ حکایتاً ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے منافقین و کفار کی بات کو نقل کیا ہے۔

اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یثرب عربی قواعد کے لحاظ سے الثرب سے ماخوذ ہے جس کے معنی فساد کے ہیں یا تثریب سے لیا گیا ہے جس کا معنی توبیخ و ملامت کرنے کے ہیں۔

اب اس کا معروف و مشہور نام المدینہ ہے اگرچہ مدینہ عربی میں مطلقاً شہر کو کہا جاتا ہے لیکن رب عالم شہرت کے لحاظ سے یہ لفظ اس شہر کا نام مقرر ہو گیا ہے کہ جب بھی بغیر اضافت و نسبت کے مدینہ مطلقاً کہا جاتا ہے تو اس سے وہ مبارک شہر مراد ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دار ہجرت اور مدفن ہے۔

اس شہر کا یہ نام قرآن کریم میں اور احادیث مبارکہ میں مذکور ہے اور ادب کے طور پر اس کے ساتھ المنورہ کا لفظ بڑھا کر مدینہ المنورہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نور ہدایت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے روشن و منور ہے جس نے پوری دنیا سے ظلمت و کفر کے اندھیروں کو ہٹا کر اسلام و احکام خداوندی کی ضیاء پاشیوں سے منور کیا اور اب یہ روشنی تا قیامت قائم رہے گی نور ہدایت کے اس چراغ کو اب کفر و گمراہی کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا اور اب یہ نور ہدایت ہمیشہ کے لئے کفر کی حرکتوں پر خندہ زن رہے گا بلکہ اس نور کی فطرت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہ لچک رکھی ہے کہ جتنا اسے دبایا جائے گا اتنا ہی یہ ابھرے گا۔

☆☆☆

# مدینہ منورہ کے محبوب و پسندیدہ نام

۱۔ اس کے پسندیدہ ناموں میں سے ایک نام طابہ ہے صحیح بخاری میں سہل بن سعد نے حضرت ابو حمیدؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور آبادی نظر آنے لگی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے۔

۲۔ اس کا دوسرا نام طیبہ ہے یہ نام اس کے خوشبودار اور خوش گوار ہونے کی بناء پر ہے کیونکہ اس کی ہوا خوش گوار اور فرحت بخش ہے نیز یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے جسم مبارک کی خوشبو بھی اسکی فضاؤں اور زمین کے ذرات اور درودیوار میں حلول کر گئی ہے بقول کسے

باد صبا آج بہت مشک بار ہے
شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے

حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو طیبہ کے نام سے مسمی کیا تھا۔

۳۔ اس کا تیسرا نام الدار ہے قرآن کریم کی آیت والذین تبوؤ الدار والایمان میں الدار سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

۴۔ چوتھا نام احبتہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے تھے اور آپ کی محبت کی وجہ سے آج یہ ہر مسلمان کا محبوب ترین شہر ہے اور اس کے ساتھ محبت' ایمان کی نشانی اور علامت ہے۔

۵۔ دارالہجرت ۔ اس نام کی وجہ تسمیہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ یہ شہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ہجرت کی جگہ تھی جس کی طرف تکمیل ایمان کے لئے ہجرت

ضروری تھی۔

۶۔ اس کے اسماء میں سے ایک اسم دار الفتح ہے کیونکہ عالم اسلام کے تمام شہروں کے فتح کی ابتداء اس شہر مبارک سے ہوئی تھی۔

۷۔ مازر الایمان یعنی ایمان کے سمٹنے کی جگہ کیونکہ حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ میں جمع ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ کر جمع ہو جاتا ہے۔

۸۔ اس کا آٹھواں نام المحفوظہ ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے طاعون اور دجال کے داخل ہونے سے اس کی حفاظت فرمائی ہے۔

۹۔ دار السنۃ یعنی سنت کا گھر ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعلیم حفاظت اور تشہیر یہیں سے ہوئی ہے۔

۱۰۔ اس کا دسواں نام دار الایمان ہے یعنی ایمان کا گھر اور ٹھکانا کیونکہ نور ایمان کا سورج اسی شہر سے جلوہ ہو کر پوری دنیا پر چھایا تھا یعنی ایمان کو غلبہ اسی مقام پر حاصل ہوا تھا۔

ہم نے مختصراً صرف دس نام ذکر کر دیئے کتب حدیث و تاریخ میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے نام مذکور ہیں۔

## حرم مدینہ اور اس کے حدود

(نوٹ) احناف کے نزدیک حرم مدینہ اگرچہ ہر اعتبار سے قابل احترام ہے البتہ جو خاص احکام حرم مکہ کے لئے ہیں مثلاً حدود حرم میں شکار کرنے کی ممانعت وغیرہ اس قسم کے احکام حرم مدینہ کے لئے ثابت نہیں ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے مدینہ منورہ کی حرمت اور قابل

احترام ہونے کا اعلان کیا اور اس کے حدود بھی مقرر کئے جیسے کہ حرم مکہ کے حدود مقرر ہیں اس کے متعلق بہت احادیث وارد ہیں چنانچہ صحیحین میں یہ روایت منقول ہے کہ بے شک (حضرت) ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرم قرار دے رہا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے دونوں جانب جو پتھریلی زمین ہے اس کے درمیان کو میں اپنی زبان سے حرم قرار دیتا ہوں صحیح مسلم میں منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو دونوں جانب پتھریلی زمین کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ چونکہ حرم ہے اس لئے اگر اس میں حدود حرم کے اندر مجھے خرگوش نظر آئے تو میں اس کو نہیں بھگاؤں گا اسی طرح آپؐ نے مدینہ منورہ کے اردگرد کے علاقے کو بارہ میل تک چراگاہ قرار دیا تھا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ بے شک حضرت) ابراہیم علیہ اسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کی گھاٹیوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں اس میں ناحق خون نہ بہایا جائے اس کے حدود میں اسلحہ لے کر لڑائی کرنے کے لئے نہ پھرا جائے اس میں درخت نہ کاٹا جائے صرف جانوروں کے چارے کے لئے چھوٹے درخت کاٹنا جائز ہے۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ میں مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرم قرار دے رہا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ المکرمہ کو حرم قرار دیا تھا۔

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قرآن لکھا

اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے اس صحیفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث لکھی تھی مدینہ منورہ عیر پہاڑ سے لے کر ثور پہاڑ تک حرم ہے جس کسی نے بھی اس میں فساد کیا یا فساد کرنے والے کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس کی نہ نفلی عبادت قبول ہوگی اور نہ مالی صدقہ (صحاح ستہ) ایک روایت میں منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا نہ مدینہ منورہ کی گھاس کاٹی جائے اور نہ یہاں کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں کی گم شدہ چیز کو اٹھایا جائے ہاں صرف اعلان کرنے اور مالک تک پہچانے کے نیت سے اٹھانا جائز ہے کسی آدمی کے لئے یہ جائز و مناسب نہیں ہے کہ لڑنے کے لئے مدینہ منورہ میں اسلحہ اٹھائے اور نہ یہاں کا درخت کاٹا جائے البتہ اگر کوئی اپنے اونٹ کو چارہ کھلانے کے لئے چھوٹے درخت یا شاخ کاٹے تو جائز ہے۔

## مدینہ منورہ میں اقامت اور مجاورت اختیار کرنا

مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کا انعام و عطیہ ہے یہاں کی اقامت صاحب ایمان آدمی کے لئے راحت نفس اور اطمینان قلب کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ ایمان و اسلام کا ٹھکانہ اور اصل مقام ہے اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک صاحب ایمان آدمی اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے افضل مخلوق یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی بن جائے اور اس مبارک زمین میں (جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا مسکن اور جہاد دعوت کا مرکز بنایا) اس کو ٹھکانا اور رہنے کی جگہ میسر ہو۔

لہٰذا جس شخص کو اللہ تبارک تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ سے نواز دے اس کو چاہئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کامل اختیار کر کے یہاں رہے اور آپ کی ہر سنت

وادا پر سو سو جان سے فدا ہو۔ اگر کوئی مشقت اور تکلیف پیش آئے تو اس کو خندہ پیشانی سے ثواب اور اجر کی امید رکھتے ہوئے برداشت کرے اور اس کی امید رکھے کہ مجھے موت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کا قرب و جوار اور پڑوس نصیب ہو جائے۔

"مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرنا بلندی درجات کا باعث اور سبب بنتا ہے اور عبادات کے افضل ہونے کا ذریعہ اور مزید طاعت اور نیکیوں کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے" مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرنے کے فضائل احادیث مبارکہ میں بہت کثرت سے وارد ہیں جن میں یہاں رہنے پر عظیم ثواب کی خوشخبری دی گئی ہے چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں سعید مولیٰ المھدی سے منقول ہے کہ جنگ حرۃ کے دنوں میں (جب یزید کی فوجوں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تھا اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا تھا) یہ مشہور صحابی حضرت ابو سعید الحدری کے پاس آئے اور مشورہ چاہا کہ میں مشقتوں اور تکالیف و مصائب کی وجہ سے یہاں سے کہیں اور منتقل ہونا چاہتا ہوں کیونکہ میرے بچے وغیرہ زیادہ ہیں اور آج کل یہاں اشیاء خورد و نوش کے نرخ بڑھے ہوئے ہیں اور میں اب یہاں کی پرمشقت زندگی زیادہ برداشت نہیں کر سکتا اور صبر نہیں کر سکتا ہوں حضرت ابو سعیدؓ الحدری نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے یہاں سے چلے جانے کا مشورہ نہیں دے سکتا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص بھی مدینہ کی مشقتوں اور تکالیف پر صبر اختیار کرے گا میں قیامت کے روز اس کے لئے سفارشی ہوں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

صحیح مسلم موطا امام مالکؒ اور سنن ترمذی میں یحنس (جو مصعب بن الزبیر کے آزاد کردہ غلام تھے) سے منقول ہے کہ فتنہ حرہ کے دونوں میں ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن

الزبیر کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ ان کی ایک آزاد کردہ باندی ان کے پاس آئی کہا کہ میں آپ سے رخصت اور اجازت لینے آئی ہوں کیونکہ اے ابو عبدالرحمٰن میں مصائب زمانہ سے تنگ آگئی ہوں اور اب یہاں سے جانا چاہتی ہوں حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شریر مدینہ منورہ میں ہی بیٹھی رہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور تکالیف پر صبر کرے گا اور مدینہ کے قیام کو ترک نہیں کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں گواہی دوں گا۔ ابن ابی خیثمہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا مدینہ منورہ میں کوئی ٹھکانہ ہو وہ اس کی حفاظت کرے اور جس کا نہ ہو وہ اپنے لئے یہاں ٹھکانے کی جگہ بنائے اگرچہ چھوٹا گھر ہو۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرمارہے تھے کہ جو میری مسجد میں صرف عمل خیر کے ارادے سے آیا کوئی دوسرا دنیاوی مقصد نہیں تھا یعنی علم کے سیکھنے یا سکھانے کے لئے آیا تو وہ ثوب اور مراتب کے لحاظ سے بمنزلہ اس شخص کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور جو شخص کسی دنیوی مقصد کے لئے آیا تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو دوسرے کے سامان اور مال و دولت کو دیکھتا ہے۔ یعنی ظاہر ہے کہ اس کے دیکھنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

صحیح بخاری اور سنن ترندی میں روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جاتے اور آبادی پر نظر پڑ جاتی تو مدینہ منورہ کی محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز کردیتے اور جلد از جلد شہر میں داخل ہونے کی کوشش کرتے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جاتے تو بدن سے کپڑا ہٹا دیتے ارشاد فرماتے کہ مدینہ منورہ کی اچھی اور خوشبودار ہوا آرہی ہے۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آپ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو تیز چلتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ مدینہ منورہ کو ہماری قرار گاہ اور مسکن بنادے۔

## مدینہ منورہ میں انتقال کر جانا

ہر صاحب ایمان کے لئے مستحب و بہتر ہے کہ تمام تعلقات دنیوی سے منقطع ہو کر مدینہ منورہ ہی میں رہے تاکہ یہاں کی موت نصیب ہو کیونکہ یہاں کی موت باعث سعادت و عزت ہے۔ اسی لئے مہاجرین صحابہ کے متعلق روایات میں منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر دوسری جگہ کی موت کو اپنے لئے پسند نہیں کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے کہ موت مدینہ منورہ میں واقع ہو جائے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں زید بن اسلم اپنے والد اسلم کی سند سے خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مقرر فرمادے سنن ترمذی میں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس کی استطاعت و طاقت رکھتا ہو (یعنی اقامت مدینہ اختیار کر سکتا ہو) کہ اس کو مدینہ منورہ میں موت آئے تو اس کو یہیں مرنا

چاہئے کیونکہ میں اس شخص کے لئے قیامت میں شفاعت کروں گا جس کی موت مدینہ منورہ میں ہوگی قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح

موطا امام مالکؒ میں روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی کے لئے قبر کھودی جا رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریب تشریف فرما تھے ایک آدمی نے قبر میں جھانک کر کہا کہ قبر مومن کے لئے لیٹنے کی بہت بری جگہ ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے غلط کہا اس شخص نے عرض کیا کہ میرا مطلب یہ تھا کہ آدمی کو اللہ کے راستے میں یعنی جہاد میں موت آنی چاہئے ویسے ہی اپنے گھر میں بستر پر پڑ کر مرجانا اچھا نہیں ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد میں شہادت کی موت سے افضل کوئی موت نہیں ہے لیکن زمین کا کوئی ٹکڑا اور حصہ ایسا نہیں جہاں مجھے اپنی قبر پسند ہو سوائے مدینہ منورہ کے یعنی میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری قبر مدینہ منورہ ہی میں ہو تین دفعہ تاکیداً یہ بات ارشاد فرمائی۔

شہادت یا مدینہ

اس سے پہلے ہم مدینہ منورہ کے فضائل اور یہاں اقامت اختیار کر کے یہاں کے پر مشقت اور تکلیف دہ زندگی کو برداشت کر کے رہنے کے فضائل نقل کر چکے ہیں اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں کہ موت تک آدمی مدینہ منورہ ہی میں رہے تاکہ یہیں موت آئے اور قبر بنے صحیحین کی یہ روایت گزر چکی ہے کہ جس نے مدینہ منورہ کی تکالیف و شدائد پر صبر کر کے یہاں اقامت اختیار کی میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کرنے والا اور اس کے حق میں گواہی دینے والا ہوں گا اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی موت بھی ایمان کے ساتھ مدینہ میں ہو اور قبر وہیں بنے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے شفاعت کریں گے اور اس کے حق میں گواہی دیں گے اور ظاہر ہے کہ آپ کی شفاعت و شہادت رد نہیں ہوگی تو گویا ایسے شخص کی مغفرت انشاء اللہ یقینی ہے جس کی موت مدینہ منورہ میں ہو اور وہیں قبر بن جائے'

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے آمین۔

# مدینہ منورہ کی برکت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ساری احادیث میں مدینہ منورہ اور اہل مدینہ کے لئے اور ان کے پیمانے اور ترازوؤں میں برکت کے لئے دعائیں منقول ہیں زرکشیؒ نے امام نوویؒ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا پیمانے یا ترازو کے لئے نہیں تھی بلکہ جو کچھ پیمانے یا ترازو میں تولا جاتا ہے یعنی غلہ وغیرہ اس میں برکت کے لئے دعا تھی مثلاً مدینہ منورہ کے ایک پیمانہ غلے سے جو کفایت ہوتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے دوسرے مقامات پر اتنے غلے میں وہ کفایت اور فائدہ نہیں ہوتا ہے۔

حدیث میں آپ کا ارشاد منقول ہے کہ اے اللہ میں مدینہ منورہ کے صاع اور مد میں برکت کے لئے اس سے دوگنی دعا کرتا ہوں جتنا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ اور اہل مکہ کے لئے کی تھی یعنی یہاں کی چیزوں میں مکہ مکرمہ سے دگنی برکت عطا فرما۔

علامہ سہیلیؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں مدینہ منورہ کے صاع اور مد میں جس برکت کی دعا کی گئی ہے اس سے مراد اس غلے میں برکت ہے جو کہ ان مختلف پیمانوں سے پیمانہ کیا جاتا ہے۔ اس معنی کی طرف ایک اور حدیث میں اشارہ فرمایا کہ اپنے غلے کو تولا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ڈالی جائے گی۔ علامہ سمہودیؒ نے لکھا ہے کہ جن احادیث میں تولنے پر برکت کا ذکر ہے ان میں غلے میں برکت مراد ہے اور دوسری احادیث جس میں مدینہ منورہ کے لئے برکت کی دعا ہے اس میں عام معنی مراد ہیں امور دینی و دنیوی سب اس میں شامل ہیں۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جس نے صبح کے وقت ہر روز مدینہ منورہ کی عجوۃ کھجور

کے سات دانے کھائے اس دن اس کو نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ سحر۔

ابو طوالہ عامر بن سعید سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں صبح کے وقت کھالیں شام تک زہر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

مستدرک حاکم کی روایت میں برنی کھجور کا لفظ ہے۔ عجوۃ اور برنی مدینہ منورہ کی مختلف کھجوروں کے نام ہیں۔

اہل علم کا قول ہے کہ ان کھجوروں کے کھانے کی وجہ سے زہر اور سحر سے حفاظت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مدینہ منورہ اور اس کی کھجوروں کے لئے فرمائی ورنہ خود کھجور کے اندر اس قسم کی خاصیت موجود نہیں ہے۔

البتہ بعض معاصر علما فرماتے ہیں کہ بعض طبی رپورٹوں سے کھجور کی غذائی طاقت اور زہر وغیرہ سے بچاؤ کے لئے نافع ہونے کی خاصیت ثابت ہوئی ہے اسی طرح کھجور میں بعض دوسرے امراض سے بھی مدافعت کی قوت موجود ہے۔ مدینہ منورہ میں بہت اقسام کی کھجوریں پیدا ہوتی ہیں ان سب اقسام میں عجوۃ جس کو اہل مدینہ لبنۃ کہتے ہیں سب سے اچھی ہے

صحیح بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ جب کوئی بیمار ہوتا یا اس کے بدن پر پھنسی پھوڑا اور زخم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے (بسم اللہ تربتہ ارضنا بریق ۔بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا) اور پھر انگلی زخم اور درد کی جگہ پر پھیر دیتے تو شفاء ہو جاتی بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ آپ کی برکت اور دعا کی خصوصیت تھی اور مدینہ منورہ کی زمین کے ساتھ خاص ہے اور بعض علماء اس دعا کو زمان و مکان کے قید سے عام مانتے ہیں۔

# مدینہ منورہ میں علم

بیشک مدینہ منورہ اس دنیا کا سب سے پہلا مدرسہ ہے جس کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی جس کا مقصد اپنی امت کی ایسی تربیت تھی جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مدرسے میں اس امت کے پہلے حصے کی ایسی تربیت ہوئی جس کی مثال تاریخ انسانی میں موجود نہیں اور نہ ہو سکتی ہے اس مدرسے سے ایسے صلحاء، علماء، فقہاء اور محدثین نکلے اور فارغ ہوئے جنھوں نے اس آباد دنیا کو اپنے علوم صلاح اور تقویٰ و تربیت سے منور کیا۔ آپ کے بعد ابھی ایک عصر بھی نہیں گزرا تھا کہ جزیرہ عرب کا علاقہ اہل فضل و اہل علم اور متقی علماء سے معمور و بھرپور ہو گیا تھا۔

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے یعنی طلب علم کے لئے دنیا کا سفر کریں گے لیکن مدینہ منورہ کے عالم سے بڑا عالم کسی کو نہیں پائیں گے۔

مستدرک حاکم میں بھی اس قسم کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے طلب علم کے لئے دنیا کے سفر پر نکلیں گے تو کسی عالم کو بھی ایسا نہیں پائیں گے جو مدینہ منورہ کے عالم سے زیادہ بڑا عالم ہو قال الحاکم صحیح علی شرط البخاری

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں آیا اور صرف خیر (یعنی علم) سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آیا تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح اس جتنے اجر کا مستحق ہے اور جو شخص کسی اور دنیوی مقصد سے آیا تو اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے سامان کو دیکھتا ہے یعنی اس کو کوئی دینی فائدہ نہیں ہو گا یعنی ثواب نہیں ملے گا۔

# فتنوں سے مدینہ منورہ کی حفاظت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو یہ عزت و کرامت بخشی ہے کہ اس کو بہت سارے بڑے بڑے فتنوں سے محفوظ رکھا ہے چنانچہ دجال کا فتنہ بھی ان فتنوں میں سے ہے جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو محفوظ رکھا ہے کہ جب دجال کا خروج ہو گا تو وہ مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت انس کی روایت منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دجال مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کو پامال نہیں کر سکے گا یعنی ان دونوں شہروں میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب اس کا خروج ہو گا تو وہ مدینہ منورہ کے حرم کے حدود کے قریب آئے گا۔ مدینہ میں زلزلے کے تین جھٹکے آئیں گے جس کی وجہ سے ہر کافر و منافق مدینہ منورہ سے نکل جائے گا اور باہر جا کر دجال کی جماعت میں شامل ہو گا۔ صحیح بخاری کی روایت میں حضرت ابو بکرؓ صدیق سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دجال کا رعب (یعنی اس کی دہشت و دبدبہ) بھی داخل نہ ہو سکے گا خروج دجال کے زمانے میں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ صحیح مسلم کی روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال مشرق کی جانب سے آئے گا اس کا ارادہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ہو گا یہاں تک کہ احد پہاڑ کے پیچھے آکر اترے گا پھر مدینہ منورہ کی حفاظت پر مامور فرشتے اس کے چہرے کو شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں جا کر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں) ہلاک ہو گا۔

صحیح بخاری اور مسلم میں یہ روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر شہر کو دجال پامال کرے گا یعنی اس کے قدم ہر جگہ پہنچیں گے سوائے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے۔

# طاعون اور دوسری وباؤں سے مدینہ منورہ کی حفاظت

احادیث مبارکہ میں کثرت سے یہ مضمون ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثرت کے ساتھ مدینہ منورہ کے لئے یہ دعائیں فرمائی ہیں کہ اس کے وبائی امراض یہاں سے دوسری جگہوں پر منتقل ہوجائیں کیونکہ آپ کی ہجرت سے پہلے یہاں وبائی امراض خصوصاً بخار بہت زیادہ ہوا کرتا تھا۔

صحیح روایات میں مروی ہے کہ مہاجرین صحابہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ منتقل ہوگئے تو دوسرے امراض کے علاوہ ان کو شدید بخار ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اے اللہ مدینہ منورہ کی وبا کو حجفہ (مقام کا نام) کی طرف منتقل کردے چنانچہ آپ کی دعا سے مدینہ منورہ سے وہ وبا منتقل ہوگئی۔

چنانچہ سالم اپنے والد حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک کالی عورت جس کے سر کے بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تھے مدینہ منورہ سے نکالی گئی اور اس نے مھیمہ نامی مقام یعنی حجفہ پر سکونت اختیار کی میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کہ مدینہ منورہ کی وباء کو اللہ تبارک وتعالیٰ مھیمہ یعنی حجفہ کی طرف منتقل کردیں گے حجفہ ان دنوں مشرکین کا علاقہ تھا۔

چنانچہ آپ کی ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ منورہ کو مختلف وباؤں سے جن میں طاعون بھی شامل ہے پاک کیا چنانچہ وباء طاعون مدینہ منورہ کے حدود میں نہیں آسکتی۔ یہ مدینہ منورہ کی خصوصیت ہے۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے حفاظت کرنے کے لئے مقرر ہیں نہ مدینہ منورہ

میں طاعون آسکتا ہے اور نہ دجال۔

ایک حدیث میں ہے کہ انشاء اللہ دجال اور طاعون مدینہ منورہ کے قریب نہیں آسکتے قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ طاعون ایک وباء ہے جس میں کثرت سے لوگ مرتے ہیں ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے کثرت سے اموات طاعون کی وجہ سے دوسرے علاقوں میں ہوتی ہیں مدینہ منورہ میں ایسا نہیں ہوگا چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی اس پیشن گوئی کو صحیح ثابت کیا ہے کیونکہ کسی مورخ یا محدث سے یہ بات منقول نہیں کہ مدینہ منورہ میں طاعون کی وباء آئی ہو۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت کی وجہ سے ہے اس لئے آپؐ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ مدینہ کی آب وہوا کو ہمارے لئے صحیح کردے

## مدینہ منورہ کی خصوصیات

مدینہ منورہ کی بے شمار خصوصیات ہیں کچھ خصوصیات تو پہلے آپ کے سامنے ذکر کردی گئی ہیں اور کچھ اب ذکر کردی جائیں گی۔

(۱) سب سے بڑی خصوصیت تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنے کے لئے منتخب کیا اور توحید وسنت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کا مرکز بنایا۔

(۲) اس شہر میں زمین کا وہ مبارک حصہ بھی ہے جو آپؐ کے جسد مبارک کی جائے قرار ہے یعنی قبر مبارک۔ زمین کا یہ حصہ باقی ساری زمین سے افضل اور برتر ہے۔

(۳) کثیر تعداد میں صحابہ کرام، تابعین، عظام محدثین، فقہاء اور صلحاء امت اسی سرزمین میں مدفون ہیں۔

(۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے اور بعد کے کثیر شہداء امت بھی یہیں مدفون ہیں۔ جنھوں نے آپ کی اور آپ کے دین کی نصرت وحمایت کے لئے اپنی جانیں

قربان کیں۔

حضرت امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد بھی اس امت کے بہتر لوگ یہیں رہتے ہیں پھر یہیں کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کی نصرت کے لئے چنا اور اس سرزمین کو مہاجرین کا ٹھکانہ بنایا یہ سرزمین بزور قوت فتح نہیں ہوئی بلکہ قرآن کے معجزے کے طور پر فتح ہوئی اسی سرزمین سے اسلام کا نور پھیلا اور یہیں سے اٹھ کر مجاہدین امت نے عالم کو فتح کیا اسی زمین کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ظہور اور غلبے کا مرکز بنایا اور قیامت کے دن یہیں سے اس امت کے اشراف اور صلحاء اٹھیں گے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نام کی صراحت کے ساتھ بھی کیا اور اشارتاً بھی اس کا ذکر قرآن کریم میں کئی جگہ موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو محبوب اور مبارک بنایا اور شرور فتن سے محفوظ کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی محبوب بنایا آپ جب کسی سفر میں تشریف لے جاتے تو واپسی کے وقت مدینہ منورہ کے دیکھنے اور وہاں جلد پہنچنے کا اشتیاق ظاہر فرماتے۔

(۴) ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرم قرار دیا تاکہ اس کے اکرام و تعظیم میں اضافہ ہو۔

(۵) اسی سرزمین پر آپ کی مسجد مبارک خود آپ کے دست مبارک سے قائم ہوئی جس کی تعمیر میں آپ نے خود بنفس نفیس کام کیا جبکہ مہاجرین اولین اور انصار حضرات جیسے نفوس قدسیہ نے بھی اس میں حصہ لیا۔

(۶) اسی مسجد مبارک کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔ (لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ) یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے روز سے تقویٰ پر رکھی

گئی ہے زیادہ حق دار ہے اس بات کی کہ آپ اس میں کھڑے ہو کر عبادت کریں۔

(۷) اس سرزمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے جو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(۸) آپ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احادیث میں بہت فضائل اور عظیم اجر کا ذکر ہے۔

(۹) اس شہر میں وہ مسجد ہے جس کو مسجد قباء کہتے ہیں جہاں جا کر نماز پڑھنا ایک عمرے کے برابر اجر کا درجہ رکھتا ہے۔

(۱۰) مدینہ منورہ میں بہت سارے پہاڑ اور وادیاں ایسی ہیں جن کے لئے آپ نے برکت کی دعا کی اور آپ نے ان سے محبت کا اعلان کیا جیسے جبل احد کہ آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اسی شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا مسکن بنایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اقامت اختیار کرنے اور یہیں پر موت آنے کے فضائل ومناقب بیان فرما کر ترغیب دی۔ فرمایا کہ جو لوگ یہاں کے مصائب اور تکالیف پر صبر کر کے یہیں رہیں گے اور یہیں پر ان کو موت آئے گی قیامت کے دن میں ان کی شفاعت کروں گا۔

(۱۱) اس شہر کے قبرستان بقیع سے قیامت کے دن ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں گے جو چاند کی طرح چمکتے ہوئے روشن چہروں والے ہوں گے اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۱۲) اس میں بعض ایسے مقامات ہیں کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے جیسے پوری مسجد نبوی علی العموم اور ریاض الجنتہ (جو آپ کے گھر اور مسجد کے منبر کے درمیان کا حصہ ہے) خصوصا

(۱۳) مدینہ منورہ کے آداب کے ساتھ یہاں کی رہائش گناہوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جیسے آگ لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے اور جو لوگ اہل مدینہ پر ظلم و زیادتی کریں ان کے لئے شدید قسم کی وعیدیں منقول ہیں اسی طرح جو لوگ یہاں بدعت اور فتنہ پھیلائیں ان کے لئے بھی شدید قسم کی وعیدیں احادیث میں مذکور ہیں۔

(۱۴) اس زمین کی وباؤں اور طاعون کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقامات پر منتقل کیا اور اس کو طاعون اور دجال سے محفوظ کیا۔ یہاں کے بخار کی شدت کو کم کیا کمافی الحدیث۔

(۱۵) یہیں پر آپ کا جسد مبارک مدفون اور صحیح حالت میں موجود ہے اور جو لوگ آپ کی قبر مبارک کے پاس آپ کو سلام کرتے ہیں آپ سن کر جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

(۱۶) یہاں کے سرزمین ایمان کا ماویٰ اور مرکز ہے جہاں پر آخر زمانے میں ایمان واپس لوٹے گا اس زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے فرشتے کرتے ہیں۔

(۱۷) اسلامی شہروں میں یہ شہر سب سے آخیر میں ویران ہوگا۔

(۱۸) یہاں کے پھلوں میں برکت کے لئے آپ ؐ نے دعا فرمائی ہے اور یہاں کھجوروں کی بعض اقسام باعث شفاء ہیں کہ زہر اور سحر سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اور آپ کی مسجد مبارک ہے۔

اے اللہ ہمیں ان اعمال و مقامات سے محبت نصیب کر جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت تھی اور آپ کی شفاعت ہمیں عطا فرما۔ (آمین)

# مدینہ منورہ میں اقامت کے آداب

مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کرنے والے کو جاننا چاہئے کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے کتنی عظمت اور شرافت و کرامت عطا فرمائی ہے یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ یہ نہایت باعظمت اور قابل تعظیم مقام ہے لہٰذا یہاں فتنہ و فساد اور عملی و اعتقادی بدعات سے احتراز کرنا بہت ضروری ہے چاہے یہ گناہ کتنے بھی تھوڑے اور قلیل ہوں۔

اس طرح اس کا اہتمام کرنا بھی واجب اور ضروری ہے کہ یہاں رہتے ہوئے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جس شخص کو بھی اس عظیم شہر میں اقامت اختیار کرنے کا شوق و شعور ہو گا وہ ان امور کی پابندی کو تسلیم کرے گا تب یہاں کی برکتوں سے مستفید ہو سکے گا۔

منقول ہے کہ ایک دفعہ عبد الرحمان بن مہدی مدینہ آئے جب مسجد نبوی ائے تو کوئی چیز جو ان کے بند پر تھی (شائد کوئی زائد کپڑا وغیرہ) وہ اٹھا کر صفوں کے درمیان رکھی امام مالک قریب بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے شاگردوں کو کہا کہ اس آدمی کو پکڑ کر لاؤ چنانچہ جب امام مالک کے سامنے لائے گئے تو انہوں نے ڈانٹا اور فرمایا کہ تم اس قسم کے قبیح حرکت مسجد نبوی میں کرتے ہو کسی نے تعارف کرایا کہ یہ خاندان خلافت کے فرد ہیں امام مالک نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی مدینہ منورہ میں کوئی گناہ یا فتنہ و فساد کرے یا فتنہ و فساد اور گناہ کرنے والے کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔

اب دیکھئے امام مالک نے اتنے چھوٹے سے فعل کو بھی اس حدیث کے عام حکم میں شامل کیا۔

منقول ہے کہ امام مالک سے ایسے آدمی کے متعلق حکم شرعی پوچھا گیا جو کہہ دے کہ مدینہ منورہ کی مٹی اچھی نہیں آپ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو مارا جائے۔

## مدینہ منورہ میں گناہ کرنے سے ڈرنا

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مدینہ منورہ میں گناہ یا فتنہ و فساد اور خلاف سنت کام کیا یا کسی فتنہ فساد اور گناہ و خلاف سنت کام کرنے والے کو ٹھکانہ دیا اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے فرائض اور نوافل کو قیامت کے دن قبول نہیں فرمائیں گے اور اس قسم کا آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں خائب و خاسر ہوگا۔

## قیام مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرنا

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول منقول ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ مدینہ منورہ میں اس پر کچھ تنگی اور تکلیف ہوگی اس کے رشتہ دار دوسرے شہروں سے اس کو دعوت دیں گے کہ آؤ ہمارے ہاں فراخی رزق ہے یعنی سب کچھ وافر اور زیادہ ہے فرمایا کہ لوگوں کے لئے اس حال میں بھی مدینہ منورہ کی رہائش بہتر ہوگی اگر ان کو معلوم ہوتا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو لوگ بھی مدینہ منورہ میں رہنے سے بے رغبت ہوں گے اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ میں ان سے بہتر لوگوں کو لے آئے گا خبردار مدینہ منورہ لوہار کی

بھٹی کی طرح ہے کہ لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتا ہے قیامت قائم ہونی سے پہلے مدینہ منورہ شریر اور بدکار لوگوں کو اس طرح نکال باہر کردے گا جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔

صحیح بخاری میں ایک دیہاتی کا واقعہ ہے کہ وہ مدینہ منورہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اسلام کی اور وہاں رہائش اختیار کی کچھ دن کے بعد اس کو بہت سخت بخار ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری بیعت واپس کرو میں یہاں سے جاتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے کہ میل کچیل کو دور کرتا ہے اور صحیح لوہے کو صاف اور واضح کرتا ہے۔

## اہل مدینہ سے برائی سے پیش آنا

اہل مدینہ سے برائی سے پیش آنا یا ان کو نقصان پہنچانے پر احادیث میں وعیدیں منقول ہیں۔

چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ (یعنی نقصان پہنچانے) کا ارادہ کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو پگھلا دیں گے جیسے سیسہ پگھلتا ہے یا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جو بھی اہل مدینہ کے ساتھ تدبیر و مکر کرے گا (یعنی اہل مدینہ کو نقصان پہنچانے کے لئے) اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دیں گے جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

یہ اس شہر کا مقام اور مرتبہ ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک وکفر اور بت پرستی سے پاک کیا تھا اور آپ نے تمنا فرمائی کہ یہ شہر اپنی ان صفات پر قیامت تک قائم رہے۔

اس لئے جن لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدینہ منورہ کی اقامت کی نعمت سے نوازا ہے ان پر لازم ہے کہ اس شہر کی طہارت وپاکیزگی اور کرامت واحترام کا احساس کریں اور اس کی رعایت کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر میں کیا اعمال پسند کئے اور کیا ناپسند کئے ہیں۔ یہاں رہتے ہوئے اپنے احوال واعمال اور اقوال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس شہر کے آداب واحترام کا خیال رکھے۔

سب سے بڑھ کر ادب یہ ہے کہ ویسے اپنی زندگی میں عموما اور یہاں رہتے ہوئے خصوصا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کا اہتمام کرے تاکہ خود انسان کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ محبت پر دلالت کریں یہی حقیقی ادب اور محبت ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

حضرت امام مالک کے متعلق منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں کسی سواری پر سوار نہیں ہوتے تھے کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں سواری پر سوار ہو کر زمین کے اس حصے کو پامال نہیں کر سکتا ہوں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلے ہوں۔

اسی طرح منقول ہے کہ امام مالک قضائے حاجت کے لئے مدینہ منورہ سے بہت دور اور حدود حرم سے باہر جایا کرتے تھے اس طرح مسجد نبوی میں کبھی بھی اونچی آواز سے بات نہیں کیا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و کرامت زندگی میں اور انتقال فرمانے کے بعد برابر ہے اب اس جلیل القدر امام کے

اعمال و اقوال سے ہر مقیم مدینہ کو سوچنا چاہیے کہ مدینہ منورہ کی عزت و اکرام کا کیا مقام ہے لہٰذا اس کا اہتمام کرنا چاہیے کہ مدینہ منورہ میں دوران اقامت کوئی ایسا قول و فعل صادر نہ ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غصے کا ذریعہ بن جائے اور اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب بنے خیال رکھنا چاہیے کہ اگر ہم سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے کہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم آپ کی شفاعت سے محروم ہو جائیں گے جو آدمی مدینہ منورہ میں رہے اس کو چاہیے کہ اپنی ضروریات سے فارغ اوقات کو حصول علم عبادت اور اچھی تربیت حاصل کرنے میں خرچ کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے برکت کی دعا کی ہے جو مسجد نبوی میں حصول علم میں مشغول ہو جائے حدیث میں آپ سے منقول ہے کہ جو میری مسجد میں صرف اس مقصد کے لئے آیا کہ وہ یا خود علم سیکھے یا دوسرے کو سکھلائے تو وہ ثواب میں بمنزلہ اس شخص کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور جو شخص کسی اور دنیوی غرض سے آئے تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے سامان کو دیکھتا ہے یعنی خود اس کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔

## مدینہ منورہ میں عبادت کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد نبوی کی ایک نماز کو ایک ہزار نمازوں کے برابر قرار دیا ہے یعنی ایک نماز پڑھنے سے ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا (بعض روایات میں پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے) صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز

پڑھنا افضل و بہتر ہے ایک ہزار نمازوں سے جو دوسری مساجد میں ادا کی جائیں سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں کا ثواب مسجد نبوی سے بھی زیادہ ہے۔

امام نووی نے لکھا ہے کہ نماز کی یہ فضیلت فرائض و نوافل سب کو شامل ہے جس طرح مکہ مکرمہ میں ثواب کی زیادتی فرائض و نوافل دونوں کو شامل ہے البتہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنا زیادہ افضل ہے بنسبت مسجد نبوی کے حدیث مبارک میں ایک ہزار درجے افضل ہونے کا جو ذکر ہے اس سے ثواب کی زیادتی مراد ہے یعنی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے معجم طبرانی کبیر میں حضرت انس کی روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں جب کہ درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہو تو ایسے آدمی کے لئے جہنم کی آگ سے برات اور قیامت کے دن نجات کا حکم لکھ دیا جائے گا اگرچہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے کچھ ضعیف ہے لیکن فضائل میں اس قسم کی احادیث معتبر ہوتی ہیں سنن ابن ماجہ مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حضرت سہل بن حنیف کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قبا آیا اور وہاں نماز پڑھی تو اس کے لئے ایک عمرہ ادا کرنے کے برابر ثواب ہو گا۔

اسی طرح مدینہ منورہ میں نفل روزے رکھنا صدقہ دینا اور نیک اعمال کرنا کثرت سے ہونا چاہئے اور یہ امید رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان اعمال کے ثواب کو بھی بڑھا کر دیں گے۔

# مسجد نبوی کی فضیلت

مسجد نبوی ہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس صحابہ کرام کی معیت میں اپنے دست مبارک سے رکھی تھی اور اس کو نشر علم دعوۃ و تبلیغ اور جہاد کا مرکز بنایا یہیں پر حکومت کے احکام بھی صادر ہوتے تھے اور عبادت بھی ہوا کرتی تھی اور اکثر وحی الٰہی کا نزول بھی یہیں ہوتا تھا ان کثیر صفات و خصوصیات کی بناء پر اس کی فضیلت و کرامت باعث تعجب نہیں ہونا چاہئے اسی بناء پر اس مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو جائز اور باعث ثواب قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کجاوے نہ کسے جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بے شک سفر کیا جائے گا ۔رف تین مسجدوں کی طرف کعبہ' میری مسجد' ایلیاء کی مسجد یعنی بیت المقدس صحیح ابن حبان مسند احمد اور معجم کبیر طبرانی میں سند حسن کے ساتھ یہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے بہتر مقام جس کی طرف سفر کرنے کے لئے کجاوے کسے جائیں (یعنی قصد سفر کیا جائے) وہ میری مسجد اور بیت عتیق یعنی مسجد حرام ہے صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے آپ کا یہ قول منقول ہے کہ میری اس مسجد میں نماز ثواب کے اعتبار سے دوسری مساجد کی بنسبت ایک ہزار گناہ زیادہ بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں کا ثواب اس سے بھی زیادہ ہے صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی اس کے ساتھ منقول ہیں کہ بے شک میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (افضل ترین

مساجد میں) آخری مسجد ہے۔

# مسجد نبوی میں افضل ترین مقامات

۱۔ (ریاض الجنۃ) صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول منقول ہے کہ میرے گھر اور مسجد نبوی کے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

مسند احمد میں حضرت سہل بن سعدؓ سے آپ کا یہ قول منقول ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابو سعید الخدریؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر ہوگا۔

ریاض الجنۃ کے متعلق مختلف سندوں کے ساتھ بہت ساری احادیث مروی ہیں جو اس حصہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں جس سے مسجد کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ حصہ مسجد نبوی میں داخل ہے اور مسجد کا افضل ترین حصہ ہے اسی حصہ میں مسجد نبوی کے بعض ایسے ستون ہیں جن کی فضیلت بعض احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتی ہے اور اسی حصہ میں منبر و محراب بھی واقع ہے۔

۲۔ (حجرہ مبارکہ) اس سے مراد وہ افضل ترین مقام ہے جو آپ کی حیات مبارکہ میں آپؐ اور آپ کی ازواج مطہرات کی رہائش گاہ تھی جس سے ایک حجرے (یعنی حضرت عائشہؓ کے حجرے میں) اب آپؐ کی قبر مبارک ہے اور آپؐ کے ساتھ خلفاء راشدین

میں حضرت ابو بکر الصدیقؓ اور حضرت عمر بن الخطابؓ کی قبور مبارکہ بھی ہیں۔

۳۔ (الصفتہ) مسجد نبوی میں آپؐ کے حجرات کے پیچھے ایک سائبان تھا جس میں وہ صحابہ کرامؓ رہتے تھے جو آپؐ سے علم حاصل کرتے اور ان کا کوئی دوسرا ٹھکانہ نہیں ہوتا تھا اسی مقام کی طرف منسوب ہو کر بعض صحابہ کرام اہل صفتہ کہلاتے تھے اہل صفہ کے بہت سارے فضائل احادیث کی کتابوں میں منقول ہیں۔

سنن بیہقی میں حضرت عثمان بن الیمانؓ سے مروی ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مہاجرین صحابہ کی کثرت ہوئی تو ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا اور ان کو اصحاب صفہ کے نام سے پکارا آپؐ اکثر ان کے ساتھ بیٹھتے اور بات چیت کیا کرتے تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے مراد وہ مہاجرین صحابہ ہیں جو غریب تھے جن کا مدینہ منورہ میں کوئی گھر اور ٹھکانہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مسجد میں اعلان فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمی ہوں اور ان کے پاس دو کا کھانا موجود ہو تو وہ اپنے ساتھ اصحاب صفہ میں سے تیسرا آدمی لے جائیں اور جن لوگوں کے پاس چار آدمیوں کے کھانے کا انتظام ہو اور گھر میں چار آدمی ہوں تو وہ اپنے ساتھ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کو لے جائیں۔

## مسجد نبوی کے آداب

ان میں سے کچھ آداب تو وہ ہیں جو عام ہیں یعنی دنیا کی تمام مساجد کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور کچھ آداب خاص ہیں جن کا تعلق صرف مسجد نبوی کے ساتھ ہے۔

۱۔ جب مسجد نبوی جانے کا ارادہ ہو تو سکون اور وقار کے ساتھ چلے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو وغیرہ لگائے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے مسجد میں داخل کرے اور یہ دعا پڑھے۔

**اعوذ باللہ العظیم بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ اللھم صل** علی محمد وآل محمد وبارک وسلم اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک (ابو داؤد)

اسی طرح جب گھر سے مسجد کی طرف روانہ ہو تو وہ دعا پڑھے جو صحیحین میں حضرت ابن عباس نے نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف نکلتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

**اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا ومن خلفی نورا وفی عصبی نورا وفی بصری نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا**

۲۔ مسجد نبوی میں بے وضو داخل ہونا مکروہ ہے اس کے لئے بعض علما نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں آپ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے اور ظاہر کہ جب مسجد میں داخل ہونے کے ساتھ نماز کا حکم ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے تو گویا نماز کے شروط کا بھی حکم ہو گا یعنی وضو اور طہارت ثوب (کپڑے) وغیرہ

۳۔ جو شخص مسجد میں داخل ہو جائے تو مستحب ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لے کیونکہ صحیحین میں حضرت ابو قتادہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرے۔

۴۔ چھوٹے بچوں کو (جو نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں اور مسجد کے آداب واحکام سے واقف نہیں ہوتے) مسجد میں نہیں لے جانا چاہئے اس لئے کہ بچوں سے مسجد کے نجس ہونے کا خطرہ ہوتا ہے البتہ اگر کسی ضرورت کے تحت بچوں کو مسجد میں لے جانا ضروری ہو تو پھر جائز ہو گا۔

معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ محفوظ رکھو اپنی مساجد کو بچوں اور پاگلوں سے اور جھگڑوں سے 'شور شغب کرنے سے 'تلوار نکالنے سے اور حدود قصاص قائم کرنے سے البتہ بچوں کو مساجد میں لے جانا احتیاط کے خلاف ہونے کی وجہ سے منع ہے حرام نہیں ہے کیونکہ سنن نسائی میں روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی نواسی امامہ بنت ابولعاص کو اٹھائے ہوئے تھے۔

۵۔ مسجد میں بیٹھنا اور وقت گزارنا مستحب ہے لیکن ویسے نہ بیٹھے نماز کا انتظار اعتکاف کی نیت قراۃ قرآن علم سیکھنے وعظ سننے مسلمانوں سے ملاقات کرنے وغیرہ کی نیت کرے تو ایک ہی عمل سے ان سب امور کا ثواب ملے گا صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہو گے تم نماز ہی میں ہو گے یعنی نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا بشرطیکہ صرف نماز ہی کے ارادے سے بیٹھا ہو کوئی اور دنیوی مقصد نہ ہو۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنی نماز کی جگہ (یعنی مسجد) میں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک بے وضو نہ ہو تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کو بخش دیجئے اس پر رحم کیجئے اگر وضو ٹوٹ جائے تو پھر فرشتے دعا بند کر دیتے ہیں ان احادیث کی روشنی میں ہر مسلمان نماز کے بعد مسجد

میں بیٹھنے کو غنیمت سمجھے تاکہ فرشتے اس کے لئے دعاو استغفار کریں۔

مصنف ابو بکر ابن ابی شیبہ میں محمد بن واسع سے منقول ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے بیٹے مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے یعنی زیادہ وقت مسجد میں گزارو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مساجد اہل تقویٰ کا گھر ہے پس جس کا گھر مسجد ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت اور پل صراط پار کرانے کی ضمانت لیتے ہیں کہ اس کو پل صراط پار کرا کر جنت میں داخل کرائیں گے۔

۶۔ مسجد میں جاکر اپنے لئے کوئی جگہ خاص کرنا بھی ممنوع ہے صحیح ابن خزیمہ اور سنن ابو داؤد میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح چونچ مارنے یعنی جلدی سجدہ کرنے اور درندے کی طرح ہاتھ زمین پر بچھانے (یعنی سجدہ میں کلائی زمین پر بچھانے) سے اور کسی آدمی کا مسجد میں اپنے لئے کوئی جگہ خاص کرنے سے منع کیا ہے جس طرح اونٹ اپنے سونے اور بیٹھنے کے لئے جگہ خاص کرتا ہے۔

۷۔ مسجد میں بیٹھنے والوں کو بدبو اور وضو توڑنے سے پرہیز کرنا چاہئے اگر ضرورت سے مجبور ہو تو مسجد سے باہر جائے کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بے شک فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

۸۔ مسجد میں بیٹھنے والے کے لئے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا خرید و فروخت اجارہ وغیرہ سب ناجائز ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اس سے کہے کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز تمہیں نہ لوٹائے کیونکہ مساجد اس مقصد کے لئے نہیں بنی ہیں۔

سنن ترمذی میں روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں کسی کو

خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو سود مند نہ بنائے اور جب تم کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ وہ گم شدہ چیز تجھے نہ واپس کرے۔

۹۔ مسجد میں شور و شغب مچانا ناجائز ہے چنانچہ مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو مسجد نبوی میں اونچی آواز سے بات کرتے ہوئے سنا تو اس سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو؟ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا مسجد نبوی میں علم کی بات اونچی آواز سے کرنا جائز ہے تو فرمایا کہ اس قسم کے علم میں خیر نہیں ہوگی۔

۱۰۔ مساجد میں علم اور وعظ کے لئے اجتماع اور حلقے بنانا جائز ہے اس کے جواز پر بہت ساری احادیث دلالت کرتی ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہماری اس مسجد میں علم سیکھنے کے لئے آئے تو اس کا ثواب اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔

۱۱۔ جو شخص مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ اعتکاف کی نیت کرے چاہے تھوڑی دیر کے لئے مسجد میں آیا ہو یا زیادہ وقت کے لئے آداب مساجد میں سے اس ادب کا اہتمام کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی بتانا چاہئے۔

۱۲۔ اگر کوئی شخص کسی ایک نماز میں مسجد کے اندر مثلاً صف اول میں کسی خاص جگہ پر بیٹھا تھا تو اس سے اس کا یہ حق ثابت نہیں ہوتا کہ وہ دوسری نماز میں بھی اسی جگہ بیٹھنے کا حق دار ہے بلکہ جو شخص بھی پہلے آکر اس جگہ بیٹھے گا وہ اس جگہ کا حق دار ہوگا کسی دوسرے کے لئے اس کو تنگ کرنا یا اس جگہ سے اٹھانا جائز نہیں ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کسی آدمی کو اس کی

جگہ سے اٹھا کر اس پر خود نہ بیٹھے۔

۱۳۔ مسجد کے آداب واحترام میں یہ بھی شامل ہے کہ مسجد میں گندگی نہ پھیلائے اور نہ مسجد میں تھوکے۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے (کہ زمین کچی ہو) تو اس تھوک کو زمین میں دفن کردے (اور اگر زمین پکی ہے تو پھر اس کو صاف کردے)

۱۴۔ مسجد میں اپنے ساتھ کوئی نجس چیز نہ لے جائے۔

۱۵۔ مسجد کی صفائی کا اہتمام کرے اور صفائی وغیرہ میں شرکت کرے کیونکہ یہ باعث ثواب عمل ہے۔

سنن ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت انس کی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے گئے حتی کہ اگر کسی شخص نے مسجد کی صفائی کرکے گندگی باہر نکالی تو یہ بھی پیش کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ عمل بھی نیک اعمال میں شامل ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مساجد بنانے کا حکم دیا ہے اور ان کو پاک اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۶۔ مسجد کی مٹی یا اور کوئی چیز بلا ضرورت مسجد سے نہ نکالی جائے۔

۱۷۔ مسجد کو گزرنے کے لئے راستہ بنانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ مساجد کو راستہ مت بناؤ مسجد میں صرف ذکر اور نماز یعنی عبادت کے لئے جایا کرو۔

۱۸۔ مسجد سے نکلتے وقت شیطان کی تدبیروں اور گمراہی سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے چنانچہ مستدرک حاکم میں حضرت ضحاک بن عثمان عن سعید کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص

مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھ لے اور اس کے بعد پھر یہ دعا پڑھے۔

**اللھم افتح لی ابواب رحمتک** اور جب مسجد سے نکلے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پڑھ لے اور یہ دعا پڑھے **اللھم اجرنی من الشیطن الرجیم**۔

**۱۹۔ جب آدمی کسی مسجد میں بیٹھا ہو اور اذان ہو جائے تو اذان کے بعد مسجد سے نکلنا بغیر شدید ضرورت کے جائز نہیں ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوالشعثاءؓ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں موذن نے عصر کی اذان دی ایک آدمی مسجد سے نکلا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی**

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے آداب

(۱) جب زیارت کی نیت سے گھر سے نکلے تو سکون اور وقار کے ساتھ چلے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو وغیرہ لگائے اور درود شریف پڑھے۔

(۲) مسنون طریقے سے مسجد میں داخل ہو اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے (جو پہلے گذر چکی ہے)

(۳) مسجد میں آکر تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز سنن و مستحبات کی رعایت کے ساتھ خشوع و خضوع سے پڑھے بہتر یہ ہے کہ یہ دو رکعت اگر جگہ میسر ہو تو ریاض الجنتہ کے حصے میں پڑھ لے۔

(۴) پھر اس کے بعد مقررہ راستے سے قبر مبارک کے قریب جائے اور قبر مبارک

کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو قبلہ کی طرف پیٹھ ہو گی آپ کی قبر مبارک کی جو نشانی جالیوں پر بنی ہے اس کے سامنے مذکورہ بالا بیان کردہ ہیئت کے مطابق کھڑے ہو کر آپ پر ان الفاظ کے ساتھ صلاۃ و سلام پڑھے

السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ

اگر یہ الفاظ بڑھادے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ یا خیر خلق اللہ من خلقہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

(۵) پھر اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں جانب ہٹ کر حضرت ابو بکر الصدیقؓ کو سلام کرے پھر تقریباً ایک ہاتھ اور دائیں جانب ہٹ کر حضرت عمرؓ بن الخطاب خلیفہ ثانی کو سلام کرے۔ دونوں حضرات کی قبور مبارکہ کے سامنے جالیوں پر نشان بھی بنے ہوئے ہیں۔

(٦) پھر اس کے بعد اگر دعا کرنے کا ارادہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنے لئے اپنے رشتہ داروں اور احباب کے لئے دعا کرے بلکہ سب مسلمانوں کے لئے خیر کی دعا کرے پھر مسجد میں بیٹھنا چاہئے تو بیٹھے اگر جانا چاہئے تو چلا جائے۔

(۷) زیارت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ صلاۃ و سلام اور دعا کے وقت آواز زیادہ اونچی نہ کرے بلکہ اتنی آواز سے صلواۃ و سلام اور دعا وغیرہ کرے کہ خود سن سکے اور دوسرے لوگوں کو اس کی آواز سے تکلیف بھی نہ ہو اور ادب نبوی کے خلاف بھی نہ ہو کیونکہ مسجد نبوی میں اور خصوصاً قبر مبارک کے قریب اونچی آواز سے بات کرنا یا صلواۃ و سلام وغیرہ حکم قرآن اور ادب کے خلاف ہے اگر کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو منع کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ نرمی کے ساتھ منع کریں زیادہ شور و

شغب نہ کریں۔

حضرت عمرؓ کے متعلق مروی ہے کہ دو آدمیوں کو دیکھا جو مسجد نبوی میں اونچی آواز سے باتیں کرر ہے تھے آپ نے دونوں کو قریب بلایا پوچھا کہ کون ہو! دونوں اجنبی تھے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۸) زیارت قبر نبوی علی صاحبہا الف صلاۃ و تحیتہ کے وقت بدعات و منکرات سے اجتناب کرنا لازم ہے مثلاً دیواروں کو یا حجرہ مبارکہ کی جالیوں کو چومنا وغیرہ یہ سب جائز نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جیسے امور سے منع فرمایا ہے سنن ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید مت بناؤ (یعنی میلہ مت بناؤ) اور مجھ پر درود پڑھا کرو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے جہاں بھی تم ہو۔

(۹) مسجد نبوی اور خصوصاً ریاض الجنتہ کے حصے میں زیادہ عبادت کرے یعنی نوافل تلاوت ذکر و اذکار درود شریف وغیرہ کیونکہ احادیث مبارکہ میں اس کی فضیلت منقول ہے۔

## مدینہ منورہ کے وہ مقامات جن کی زیارت جائز ہے

(۱) مسجد قباء۔ سنن ترمذی میں حضرت اسید بن حضیر انصاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا عمرے کے برابر ثواب ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت سہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا اور نماز پڑھی تو اس کے لئے ایک

عمرے کا ثواب ہو گا۔ رواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد

سعید بن الرقیش الاسدی فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ بن مالک ہمارے پاس مسجد قباء تشریف لائے مسجد کے ایک ستون کے پاس دو رکعتیں پڑھیں اور پھر مسجد ہی میں بیٹھ گئے ہم بھی ارد گرد بیٹھ گئے فرمایا سبحان اللہ اس مسجد کا ثواب کتنا زیادہ ہے اگر یہ مدینہ منورہ سے ایک مہینہ سفر کی مسافت پر دور ہوتی پھر بھی اس میں آنا چاہیئے تھا جو شخص اپنے گھر سے اس مسجد کے ارادے سے نکلے تاکہ اس میں چار رکعت نماز پڑھ لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ایک عمرے کے اجر کے ساتھ واپس کریں گے یعنی عمرہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص سے سنا کہ اگر میں مسجد قباء میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو یہ مجھے بیت المقدس کے دو سفروں سے زیادہ پسند ہے یعنی اس میں ثواب بھی زیادہ ہے اگر لوگوں کو مسجد قباء کے اندر دو رکعت نماز پڑھنے کے ثواب کا علم ہوتا تو اس کی طرف دور دور سے سفر کر کے آتے۔

صحیحین میں حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کی زیارت (اور وہاں نماز پڑھنے کے لئے) کبھی سواری پر اور کبھی پیدل تشریف لایا کرتے تھے اور ایک روایت میں یہ بھی منقول ہے کہ مسجد قباء میں آکر دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن مسجد قباء کبھی سواری اور کبھی پیدل تشریف لایا کرتے تھے اور حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بھی آپ کی اتباع میں اس پر عمل کیا کرتے تھے۔

# (٦) جبل (پہاڑ) احد اور قبور شہداء احد

صحیحین وغیرہ میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب جبل احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

طبرانی کے معجم اوسط میں اس روایت کے ساتھ ان الفاظ کی زیادت بھی ہے کہ جب تم اس پہاڑ پر جاؤ تو اس کے درختوں کے پتے کھاؤ اگرچہ کانٹے ہوں عباد بن ابو صالح سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کے قبور پر ہر سال جایا کرتے تھے اور وہاں جا کر فرماتے تھے کہ سلام ہو تم پر تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے بہت اچھا ہے آخرت کا گھر۔ فرماتے آپ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر الصدیق حضرت عمرؓ بن الخطاب اور حضرت عثمان غنیؓ بھی ان کی قبور پر جایا کرتے تھے۔ حضرت معاویہؓ اپنے دور خلافت میں ایک دفعہ حج کے لئے شام سے آئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہ بھی شہداء احد کے مزارات پر گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے قبور والی گھاٹی میں پہنچتے تو فرماتے سلام ہو تم پر بہت اچھا ہے عمل کرنے والوں کا ثواب۔

# (٣) قبرستان بقیع

بقیع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے [illegible]ن تک اہل مدینہ کا

قبرستان ہے جس میں ہزاروں صحابہ کرام ' اہل بیت ' ازواج مطہرات ' تابعین تبع تابعین اور اولیاء و صلحاء امت مدفون ہیں جب زیارت کے لئے کوئی آدمی اس قبرستان میں جائے یا ویسے اس کے قریب سے گزرے تو اس مقام کے عظمت و بڑائی کا خیال دل میں لائے اس کی زیارت مستحب ہے بوقت زیارت وہی الفاظ کہنے اور پڑھنے چاہئیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

چنانچہ سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کے قبرستان کے قریب سے گزرے تو فرمایا **السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم وانتم لنا سلف ونحن بالاثر۔**

# مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

مدینہ منورہ میں تاریخی مقامات بہت زیادہ ہیں۔

(۱) مسجد الجمعۃ = یہ وہ مسجد ہے جہاں آپ نے ہجرت کے بعد مسجد نبوی کے بننے سے پہلے جمعہ پڑھا تھا یہ ہجرت کے ابتدائی وقت کا واقعہ ہے جب قباء سے آپ مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے۔

(۲) مساجد الفتح یہ چھ مساجد ہیں۔ مسجد الفتح حقیقتہ ان چھ میں سے پہلی مسجد کو کہا جاتا ہے جو جبل سلع کے ایک حصہ پر واقع ہے یہ ہی مسجد اپنی جگہ صحیح اور تاریخی ہے۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الفتح میں احزاب والے دن کفار کے لئے تین دفعہ بددعا کی یعنی جنگ احزاب میں مسلمانوں کے مقابلے میں مختلف قبائل کے جو کفار شریک تھے آپ نے ان کے لئے تین دفعہ بددعا کی۔ تیسری مرتبہ

جب بددعا کی تو قبول ہوگئی اس قبولیت کی خوشی آپ کے چہرے پر ظاہر ہوگئی۔ باقی پانچ تاریخی طور پر بے اصل ہیں بلکہ جس لائن میں یہ مساجد بنائی گئیں ہیں یہ ہی حقیقتاً خندق کی جگہ ہے یعنی جہاں پر غزوہ احزاب میں خندق کھودی گئی تھی۔

(۳) مسجد القبلتین اس کو مسجد قبلتین اس لئے کہتے ہیں کہ ابتدا اسلام میں قبلہ بیت المقدس کی طرف تھا نماز میں توجہ اس کی طرف کی جاتی تھی یہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز کے دوران ان کو اطلاع ملی کہ قبلہ بیت المقدس سے مکہ مکرمہ یعنی بیت اللہ کی طرف بدل گیا ہے وہ اسی طرح نماز میں بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے چونکہ ایک نماز کا کچھ حصہ ایک قبلہ کی طرف اور کچھ دوسرے قبلہ کی طرف ادا کیا گیا اس لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں کیونکہ قبلتین قبلہ کا تثنیہ ہے یعنی دو قبلے = (بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے یہاں تشریف لائے تھے نماز کا وقت ہوا آپؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا اور آپ بمعہ نمازیوں کے بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔

(۴) مسجد الغمامتہ = اس کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں یہ مسجد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں بنی تھی بلکہ یہ ایک کھلا میدان تھا جس میں آپ نے عید اور استسقی کی نماز پڑھائی تھی بعد میں لوگوں نے اس کو مسجد بنایا۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری قدیم مساجد ہیں جو اہل مدینہ میں مشہور ہیں ان مساجد کو تاریخی حیثیت حاصل ہے اس لئے ان کی زیارت بھی حسب فرصت کرنی چاہیے جو لوگ آثار مدینہ کی مزید تفصیل معلوم کرنا چاہیں ان کو اس موضوع کی کتابیں پڑھنی چاہئیں جن میں مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

○

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی فضیلت

احادیث مبارکہ میں کثرت سے آپ پر درود پڑھنے کے فضائل ومناقب اور اس پر کثرت ثواب رفع درجات وغیرہ کا ذکر ہے جس سے اس عمل کی عظمت اور تاکید ثابت ہوتی ہے۔

چنانچہ خود اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے **ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما**

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (بیان القرآن)

اس کے متعلق احادیث بھی بہت کثرت کے ساتھ وارد ہیں چنانچہ صحیح مسلم سنن ابو داؤد نسائی۔ ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تبارک تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کریں گے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمارہے تھے جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو وہ پڑھتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو بے شک جو مجھ پر درود پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو بے شک یہ جنت کے اونچے مقامات میں سے ایک مقام ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لئے مناسب ہے یعنی ایک کو یہ مقام ملے گا میں امید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ بندہ ہوں گا (یعنی جو اس مقام کو حاصل کرے گا) پس جس شخص نے میرے لئے وسیلے کی دعا کی

اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگی۔

امام نسائی، احمدؒ اور ابن ابی عاصمؒ نے حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجات بلند کریں گے۔

سنن ترمذی مستدرک حاکم صحیح ابن حبان و ابن خزیمہ میں حضرت فضالۃؓ بن عبید سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے جو دعا کر رہا تھا لیکن دعا کی ابتدا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا تھا آپ نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی پھر اس کو بلا کر فرمایا یا کسی اور سے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے (یا دعا کرے) تو پھر اللہ تعالیٰ کی تحمید و تعریف کرے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر جو چاہئے دعا کرے (یعنی دعا قبول ہوگی) مسند احمد اور سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ نامراد ہوا) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا اس آدمی کی ناک خاک آلود ہوئی جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور پھر گذرا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ (یعنی اس نے عبادات و دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی مغفرت اللہ تعالیٰ سے نہیں کرائی۔

اس آدمی کی ناک خاک آلود ہوئی جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہیں کرایا (یعنی ان کی خدمت کر کے ان کی دعائیں حاصل نہیں کیں)۔

پس مدینہ منورہ کے اقامت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ کثرت سے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تاکہ آپ کا حق بھی ادا ہو اور آپ کے پڑوس کا حق بھی ادا ہو اور ثواب بھی حاصل ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر منقول درود پڑھنا عظیم عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لئے خوشخبری ہے قیامت کے دن آپ کے سب سے زیادہ قریب وہ آدمی ہو گا جو آپ پر سب سے زیادہ درود پڑھے۔

# سیرت نبوی کے مختلف گوشے

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان پر یہ واجب قرار دیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ اپنے آباء واجداد' اولاد' بیوی' قبیلہ اور تجارت و اموال سے زیادہ محبت کرے اور جو لوگ آپ کے ساتھ اس قسم کی محبت نہیں رکھتے ان کے لئے وعید (ڈراوا) اور سزا کا ذکر فرمایا چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے **قل ان کان اباء کم وابنائکم واخوانکم وعشیرتکم واموالُ اِقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین** (سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۴۔)

اے پیغمبر آپ کہہ دیں اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ ہدایت نہیں دیتا نافرمانوں کو)

اس میں کوئی شک نہیں کہ محبت کے اسباب تین ہیں (۱۔ جمال ۲۔ کمال ۳۔ نوال =یعنی عطا اور سخا)

دنیا میں عام طور پر مندرجہ ذیل صفات کی بناء پر لوگوں سے محبت کی جاتی ہے

(۱) کرم و مہربانی (۲) شجاعت و بہادری (۳) حلم و بردباری، یعنی ہر بات پر غصہ نہ ہونا (۴) علم (۵) تواضع و عاجزی (۶) عبادت گزار ہونا (۷) متقی اور پرہیزگار یعنی ناجائز امور سے بچنے والا ہونا (۸) زاہد ہونا یعنی دنیا میں بے رغبت ہونا (۹) حرام و ناجائز امور سے بہت زیادہ پرہیز کرنے والا حتی کہ شبہات سے بچنا (۱۰) کامل عقل والا ہونا (۱۱) سمجھ دار ہونا (یعنی ہر بات کی تہہ تک پہنچنے والا ہونا (۱۲) ادب والا ہونا (۱۳) اچھے اخلاق والا ہونا (۱۴) فصیح و بلیغ گفتگو کرنا (۱۵) اچھی معاشرت والا ہونا (۱۶) زیادہ حسن سلوک کرنے والا ہونا (۱۷) شفقت و رحمت کرنا یا اس قسم کی دوسری اچھی صفات جن کو لوگ اچھا سمجھتے ہیں اور جن کی بناء پر لوگ دوسروں کو پسند کرتے ہیں جب کسی شخص میں انفرادی طور پر یہ صفات پائی جائیں تو لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو جب کسی میں یہ صفات سب کی سب اور اعلیٰ درجے کی موجود ہوں کمال، جمال اور نوال تو پھر اس سے محبت کرنا اگر شرط ایمان قرار پائے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے اور وہ ذات گرامی قدر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جن کی ذات گرامی میں صفات کمال اور اچھی خصلتیں سب جمع ہیں آپ کے بدن مبارک میں اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کی وہ تمام صفتیں رکھی تھیں جن کو دیکھ کر کہنے والے کہتے تھے کہ نہ آپ سے پہلے آپ جیسا کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی ہو گا۔

آپ کی ذات تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ کامل تھی بلکہ دنیا میں جتنے محاسن کمالات (چاہئے وہ خلقی ہو یا خلقی) کا تصور ہو سکتا ہے وہ آپ کی ذات میں جمع تھے اس لئے آپ کے دیکھنے والوں اور آپ کی صفات بیان کرنے والوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نہ پہلے آپ کی نظیر گزر چکی ہے اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔

امیر المومنین خلیفہ رابع حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ آپ نہ بہت

چھوٹے قد کے تھے اور نہ بہت زیادہ لمبے تھے سر مبارک قدرے بڑا تھا آپ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک بھرے ہوئے تھے چہرہ مبارک سرخی مائل تھا سینہ مبارک پر بالوں کی ایک طویل پٹی تھی جو ناف تک پہنچتی تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو آگے کو جھکتے ہوئے چلتے تھے یا معنی یہ ہے کہ تیز چلتے تھے یا یہ کہ قوت سے قدم اٹھاتے تھے گویا پاؤں کو پتھر سے نکال رہے ہیں۔ (یعنی پاؤں پتھر میں پھنسا ہوا ہے اور آپ قوت کے ساتھ اس کو نکال رہے ہیں) نہ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد آپ کی طرح کسی کو دیکھا۔

(رواہ احمد)

آپ سب سے زیادہ خوبصورت اور منور چہرے والے تھے آپ کا چہرہ مبارک نور و بہا اور خوبصورتی سے ہر وقت چمکتا رہتا تھا آپ کی صفات میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کے بدن مبارک سے خوشبو پھوٹتی تھی اگرچہ آپ خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوتے باوجود اس کے آپ اکثر اوقات خوشبو استعمال کیا کرتے تھے تاکہ امت اس کو سنت جان کر اس پر عمل کرے اس لئے روایات میں منقول ہے کہ آپ کو خوشبو بہت پسند تھی۔

آپ بہت زیادہ صاف ستھرے رہا کرتے تھے کپڑے بدن مبارک گھر سب صاف ستھرے ہوا کرتے تھے آپ کا بدن مبارک بہت صاف ستھرا اور چمکدار تھا۔ آپ دوسروں کو بھی پاک و صاف رہنے کا حکم دیا کرتے تھے اور گندہ رہنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بہت ساری احادیث میں آپ سے اس قسم کے امور کے متعلق احکام منقول ہیں چنانچہ ایک حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ دس صفات انسانی فطرت کے اندر داخل ہیں مونچھ خوب منڈانا' داڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں بوقت وضو پانی ڈال کر صاف کرنا (استنشاق ناک میں پانی ڈال کر اوپر کھینچنے کو کہا جاتا ہے) ناخن کاٹنا' جوڑوں کو اچھی طرح دھونا' بغل کے بال اکھیڑنا (یعنی صاف کرنا) زیر ناف بال صاف کرنا' اور استنجا کرنا۔

ایک حدیث میں اپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا' اور اس کے بعد ہاتھ دھونا ہے۔

آپ خود بھی اچھے اور صاف کپڑے پہنتے تھے اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم دیا کرتے تھے خاص کر جمعہ اور عیدین اور دوسری اجتماعات کے لئے اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے اس لئے صحابہ کرام اس پر عمل کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ قرآن کریم پڑھنے والا صاف اور سفید کپڑے پہنے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک تعالیٰ اپنے بندے پر احسان کرے (یعنی اس کو مال دے) اور اس کو کوئی نعمت دے تو پھر اللہ کو محبوب یہ ہے کہ اس نعمت کا اثر بندے پر ظاہر ہو اور سختی کو ناپسند کرتے ہیں۔

آپ بہت نرمی کے ساتھ اور بہتر طریقے سے گفتگو فرمایا کرتے تھے جب آپ بات کرتے تھے تو لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا تھا اور روح و عقل آپ کی محبت کے قیدی بن جاتے تھے۔

آپ دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ فصیح تھے جو کچھ بھی بیان فرماتے واضح طور پر بیان فرماتے آپ کو جامع کلمات سے نوازا گیا تھا اور آپ کے کلام مبارک میں عجیب حکمتیں ہوتی تھیں۔

آپ جب کوئی بات فرماتے تو بالکل واضح طور پر ایک ایک جملے کو الگ الگ کر کے بیان فرماتے اگر سننے والا آپ کے کلام کے جملوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا آپ کلام میں تکلف کرنے کو ناپسند فرماتے۔

آپ کمال عقل و فہم میں بھی انتہا تک پہنچے تھے بلکہ اگر یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ عقل و فہم میں جس مقام پر آپ فائز تھے اس تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں نہ کوئی پہنچا

ہے اور نہ پہنچے گا۔

آپ اگرچہ توکل کے اعلیٰ مقام پر تھے لیکن بعض دینی اور دنیوی مصالح کی بناء پر اسباب کے استعمال سے دریغ نہ فرماتے مثلاً بیماری میں دوا اور دم وغیرہ اسی طرح آپ ان لوگوں کے ساتھ بھی مدارات سے پیش آتے جن کی عقل میں کمی ہوتی تھی اور ان کی تکالیف کو برداشت کیا کرتے تھے۔

آپ علم و فہم کے اعتبار سے جس مقام پر فائز تھے اس کا اندازہ ممکن نہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب علوم نافعہ اور معارف کے دروازے آپ پر کھول دیئے تھے لیکن باوجود اس کے آپ زیادت علم کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرا علم بڑھادے اور میرے دل کو ہدایت کے بعد کجی اور ضلال سے محفوظ رکھ اور اپنی رحمت خاص سے مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی دینے والا ہے یہ دعا بھی منقول ہے کہ اے اللہ میرے علم سے مجھے نفع عطا فرما اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لئے باعث نفع ہو اور میرے علم کو بڑھادے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا حمد و شکر ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں اہل جنہم کی حالت سے آپ کا دل مبارک سب سے پاک قوی تر اور کشادہ اور نرم تھا جو ایمان اور قرآن کے انوار سے بھرپور تھا چنانچہ آپ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ متقی ہوں۔

آپ اخلاق کاملہ کے تمام انواع میں عظیم اور کامل تھے۔

بردباری، سخاوت، کرم، شجاعت، تواضع، صلہ رحمی اور حسن سلوک ادب، رحمت، نرمی اور جتنے اخلاق فاضلہ کا تصور کیا جاسکتا ہے ان میں آپ کامل اور مکمل تھے بقول حضرت عائشہ آپ کا خلق قرآن ہی تھا جیسے قرآن کریم کامل اور مکمل کتاب ہے اسی

طرح آپ بھی ہر لحاظ سے کامل تھے۔

چنانچہ آپ بہت نرم گو اور ساتھیوں کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ زندگی گزارتے تھے ہم مجلسوں کے ساتھ پوری خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے تھے اور پوری توجہ سے ان کی بات سنتے تھے آپ کا ارشاد ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں کہ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں آپ گالی گلوچ، فحش گوئی اور لعن طعن کرنے سے کوسوں دور تھے جب کبھی کسی بات پر بہت زیادہ غصہ آتا تو صرف یہ ارشاد فرماتے کہ فلاں کو کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو جائے۔ سب لوگوں سے لطف و کرم کے ساتھ پیش آتے تھے۔

اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی آپ کا لطف و کرم اور حسن سلوک مثالی تھا ہمیشہ ان کے ساتھ محبت و احسان کا معاملہ کرتے بعض اوقات ان سے مزاح کی باتیں بھی ارشاد فرماتے۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے دس سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سفر و حضر ہر حالت میں آپ کے ساتھ رہا آپ نے کبھی میری کسی بات پر ناراض و ناخوش ہو کر اف بھی نہیں کیا اگر میں کوئی کام کرتا تو آپ کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ کیوں ایسا کیا اور اگر میں کسی کام کو چھوڑ دیتا تو آپ نے کبھی بھی یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

آپ کے چہرہ مبارک پر ہمیشہ انبساط کی کیفیت ہوتی اور ہونٹوں پر تبسم ہوتا کسی قوم کا قابل عزت آدمی جب آپ کے پاس آتا تو آپ اس کا اعزاز و اکرام کرتے آپ کا ارشاد ہے کہ جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کیا کرو۔

ہم مجلسوں کے ساتھ پورے انبساط و انشراح کے ساتھ بیٹھتے اور جائز حدود کے اندر

رہ کر ان سے مزاح بھی کیا کرتے آپ کی مجلس اس طرح ہوتی کہ ہر آدمی اس میں کھل کر اپنی بات کرتا آپ کے چہرہ مبارک پر مصنوعی رعب اور قبض کی کیفیت کبھی بھی نہیں ہوتی اور نہ آپ کی مجلس میں بے جا ڈانٹ ڈپٹ ہوتی عام اہل مجلس جب کوئی بات کرتے تو آپ بھی اس میں حصہ لیتے بشرطیکہ وہ گناہ کی بات نہ ہوتی جیسے گزر چکا کہ آپ بعض لوگوں کی دلجوئی کے لئے ان سے مزاح بھی کرتے لیکن آپ نے ارشاد فرمایا دیا تھا کہ آپ مزاح میں بھی کبھی حق سے ہٹ کر اور خلاف واقع بات ارشاد نہیں فرماتے اسی طرح عبث اور لہو ولعب سے بھی آپ کی مجلس پاک ہوا کرتی تھی۔

کسی کا احسان نہیں بھولتے تھے ہمیشہ اس کا اچھا بدلہ مناسب وقت پر دیا کرتے تھے۔

آپ جب کسی سے وعدہ کرتے تو پھر اگر مشقت و تکلیف بھی برداشت کرنی ہوتی تو اس کی پابندی کیا کرتے تھے۔

بعض دفعہ صحابہ کرام کے اعزاز و اکرام کے لئے ان کے گھروں میں ملاقات کے لئے بھی تشریف لے جاتے چنانچہ آپ کی تشریف آوری کو وہ اپنے لئے باعث برکت و اعزاز سمجھتے اور آپ کے ارشادات و تعلیمات سے فائدہ اٹھاتے۔

غریبوں کی عیادت و ملاقات کے لئے بھی جایا کرتے اور ان کے ساتھ لطف و کرم اور نرمی سے پیش آتے ان کی مجلسوں میں بیٹھتے ان کے جنازوں میں خود بنفس نفیس حاضر ہوتے تاکہ عام معاشرے میں غریبوں کی عزت و عظمت کا احساس پیدا ہو جائے اور لوگ مالدار ہونے اور معاشرتی طور پر بڑے ہونے کو اعزاز نہ سمجھیں اس طرح آپ کے اس عمل سے غریبوں کی عزت نفس کو بحال کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ آپ کی اس قسم کی مبارک مجالس سے ان کو دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہوتے تھے آپ دیہاتی لوگوں کی سخت کلامی اور بد تمیزی کو برداشت کرتے تھے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آتے سختی

کا بدلہ سختی سے نہیں دیا کرتے تھے۔

تواضع اور فروتنی کے باوجود علم مرتبت اور وجاہت کے آپ اپنی مثال آپ تھے ہر حالت میں آپ تواضع اختیار کرتے اسی لئے اپنے بعض عام قسم کے وہ کام بھی خود کیا کرتے تھے جن کو عام لوگ بھی کرنا اپنی توہین اور کسر شان سمجھتے ہیں آپ حلیم اور بردبار تھے کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کیا کرتے تھے کبھی بھی اپنے نفس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب کوئی اللہ تعالٰی کے احکام کی خلاف ورزی کرتا تو پھر معاف نہ کرتے۔

آپ کی خوشی اور ناراضگی سب اللہ کے لئے ہوتی تھی کبھی آپ اپنے نفس یا دنیوی امور کے لئے کسی پر غصہ نہ فرماتے صرف اللہ تعالٰی کے لئے غصہ ہوتے تھے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ دل کے سخی اور بہادر تھے سب سے زیادہ سچے اور نرم گو تھے اور سب سے زیادہ عزت افزائی کرنے والے تھے۔

دنیا کے سب صبر کرنے والوں سے آپ زیادہ صابر اور اللہ تعالٰی کے دین کے لئے تکلیف برداشت کرنے والوں سے سب سے زیادہ تکالیف اور مصیبت برداشت کرنے والے تھے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادیگی میں سب سے زیادہ عادل عدل پر قائم رہنے والے اور حق کی طرفداری کرنے والے تھے چاہے حق کسی طاقت ور کی طرف ہوتا یا کمزور کی طرف ' فقیر کی طرف ہوتا یا مالدار کی طرف چھوٹے یا بڑے کی طرف غرضیکہ اس میں مرد و عورت آزاد و غلام کسی کا بھی امتیاز نہیں تھا آپ رسول رحمت تھے اللہ تعالٰی نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا اہل ایمان کے لئے بھی آپ رحمت تھے اہل کفر اور منافقین کے لئے بھی آپ رحمت تھے تمام انسانوں کے لئے آپ باعث رحمت تھے۔

بلکہ انسانوں کی تخصیص بھی صحیح نہیں حیوانات پرندوں یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے آپ سب سے زیادہ حیا کرنے والے تھے اس لئے کہ یہ ایمان کی علامت ہے اور آپ کا ایمان باللہ سب سے زیادہ تھا۔

آپ کی ہیبت اور رعب بھی سب سے بڑھ کر تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے عزت و کرامت کا تاج آپ کے سر پر رکھا تھا اور حقیقی بڑائی کو گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کا لباس بنایا تھا جو بھی اپ کی مجلس میں آتا اس پر آپ کی ہیبت طاری ہو جاتی۔

آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے اس لئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور جلال وہیبت کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔

آپ پر ہمیشہ خشوع وعاجزی اور انکسار وتواضع کی کیفیت طاری رہتی تھی ہمیشہ حزن و ملال اور فکر میں رہتے تھے راحت اور بے فکری کی کیفیت نہیں ہوتی تھی زیادہ تر چپ رہتے تھے اور بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے جب بات کرتے تو ابتدا و انتہا اللہ تعالیٰ کے نام پر ہوتی تھی جامع اور پوری بات کرتے تھے بات بالکل واضح کرتے تھے نہ کوئی فضول بات کرتے اور نہ ادھوری' نہ باتوں میں سختی اور بدگوئی ہوتی اور نہ کسی کی اھانت کرتے نعمتوں کی قدردانی کرتے اگرچہ چھوٹی نعمت ہوتی کسی چیز کی مذمت نہیں کرتے کھانا جب پیش کیا جاتا تو کھالیتے نہ کسی کھانے کی برائی بیان کرتے اور نہ زیادہ تعریف کرتے اور نہ کبھی دنیوی امور کے لئے ناراض ہوتے البتہ جب اللہ تعالیٰ کے احکام و حدود سے کوئی تجاوز کرتا تو پھر آپ کے غضب وغصے کے سامنے کوئی ٹھر نہیں سکتا تھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا نہ کرلیتے اپنے نفس کے لئے نہ کبھی کسی سے ناراض ہوتے اور نہ کسی سے بدلہ لیتے جب کبھی ہاتھ سے اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تکبر کرنے والوں کی طرح صرف انگلی سے اشارہ نہ فرماتے جب کبھی

غصہ ہوتے تو اعراض کر لیتے اور جب خوش ہوتے تو خوشی کا اثر آپ کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا عموماً ایسے موقع پر آنکھیں نیچے جھکا لیتے عام طور پر ہنسنے کے موقعہ پر تبسم فرماتے آپ سب سے زیادہ وقار اور ادب والے تھے اور سب سے زیادہ عزت و کرامت والے تھے۔

مختلف موقعوں پر اہم امور کے لئے خود بھی مشورہ کرتے اور دوسروں کو بھی مشورہ کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کوئی اچھی رائے اور تجویز پیش کرتا تو اس کی تحسین و تصویب فرماتے اور حوصلہ افزائی کرتے اور دوسرے لوگوں کے سامنے بھی اس کا تذکرہ فرماتے تاکہ رائے پیش کرنے والی کی ہمت افزائی اور عزت افزائی ہو جائے یہی وجہ ہے کہ حکمت کی باتیں سب آپ کے پاس جمع تھیں۔

مسلمانوں کے لئے اچھے ناموں کو پسند کیا کرتے تھے اور برے ناموں کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ اس میں مسلمان کی بے عزتی ہے کہ برے نام سے اس کو یاد کیا جائے یا پکارا جائے اور اچھے نام سے یاد کئے جانے یا پکارے جانے میں اس کی عزت ہے۔

آپ جوتے پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور ہر اچھے کام میں دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند کیا کرتے تھے۔

عبادت و تقویٰ میں سب سے افضل مقام پر تھے اور اللہ تعالیٰ کا قرب سب سے زیادہ آپ کو حاصل تھا اس لئے آپ سب عابدین کے امام و سردار تھے۔ عبادات میں آپ کا طریقہ سب سے قوی تر اور مناسب تھا کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا بھی انتہائی درجے کا اہتمام تھا کیونکہ یہ بات شریعت میں طے ہے کہ اگر کوئی شخص عبادات کی ادائیگی کا تو خوب اہتمام کرے لیکن ادائیگی حقوق کا اہتمام نہ ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی ہے اس لئے علماء

کرام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا سب سے قریب ترین اور قوی ترین راستہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ادائیگی ہے کیونکہ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی رعایت رکھی۔

حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ متقی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں میں روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، سوتا بھی ہوں اور شادی بھی کرتا ہوں یعنی اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں پس جس نے بھی میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

اس طرح عبادات میں آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی عبادت شروع کرتے تو پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے آپ ہر معاملے اور مشکل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے اور دعا کرتے دوسروں کو بھی دعا کرنے کی تاکید فرماتے اور ترغیب دیتے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے چنانچہ آپ سے مختلف مواقع اور اعمال کے لئے دعائیں منقول ہیں جو حدیث اور اذکار کی کتابوں میں پوری تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

۱۔ ایک جامع دعا جو آپ سے منقول ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۲۔ یہ دعا بھی آپ سے منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي

وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۔

۳۔ کبھی یہ دعا فرماتے کہ

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ ۔

۴۔ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا مِطْوَاعًا مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي ۔

۵۔ مختلف اوقات میں یہ دعا بھی کیا کرتے تھے ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتُ۔

۸۔ یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

۹۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَآءِ۔

وصلی اللہ علی سید المرسلین وخاتم النبیّین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نظام الدین شامزی
نظام الدین شامزی
۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ
بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح
بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح

منکرات

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
وزارة الإعلام
المديرية العامة للمطبوعات
مطبوعات المدينة المنورة
شعبة التسجيل

الرقم ٥٧٨/م/٣
التاريخ : ٢٤/٦/١٤٠٧ هـ
المشفوعات : ........

الموضوع : فسح نهائي لكتاب : فضل المدينة المنورة وآداب الإقامة بها

المكرم عرفان سليمان عبد الله الندوي المحترم ،

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد :-

لقد اطلعنا على نسخة كتابكم (فضل المدينة المنورة وآداب الإقامة بها) ومطابقتها على الأصل فانه لا مانع من فسح الكتاب نهائياً وتوزيعه داخل المملكة راجين لكم مزيداً من التوفيق .

وتقبلوا تحياتي ،،،

٢٤/٦/١٤٠٧ هـ

مدير إدارة المطبوعات بالمدينة المنورة

محمد فاضل السادات